الجامعة الاسلامية المتينية لطف العلوم صربارا
البريد : صهاتک. المضافات : سنام غنج بنغلاديش

জামেয়া ইসলামিয়া মতিনিয়া লুৎফুল উলুম চরবাড়া
পোঃ লক্ষীবাউর-৩০৮০, উপজেলা-ছাতক
জেলা-সুনামগঞ্জ, বাংলাদেশ।

Jamea Islamia Motinia Lutful Ulum Charbara
P.O: Lakkibawr, P.S: Chhatak
Dist: Sunamgonj, Bangladesh.

সূত্র ঃ Ref:........................ তারিখঃ Date:..............................

باسمہ تعالیٰ وعونہ

برمینگھم کی ایک مسجد کے امام اور خدیجۃ الکبریٰ گرلز اسکول واسلامی مدرسہ کا مہتمم الحاج حضرت مولانا حافظ شیخ محمد عبد الرب فیضی سلمہ اللہ کے ذریعہ سے گزشتہ ۱۰-۸-۲۰۱۰ع برمینگھم میں چاند دکھنے کا واقعہ کی فتوی اور اس کے متعلق دیگر کاغزات ہمارے مدرسہ میں تقریبا دوماہ پہلے آپہونچیں تاکہ ہمارے دارالافتاء سے بھی اسکے بارے میں دلائل سمیت شرعی فیصلہ لیکھ کر بھیجی جائے ہم نے موصوف کی بھیجی ہوئی کاغزات میں سے استفتاء کے اندر سوالات پر غور کر کے مذکورہ ذیل جواب لیکھکر بھیجا۔

الجواب باسم الصواب

مقدمہ کے طور پر ہم رؤیت ھلال کے بارے میں چند احادیث شریفہ پیش کرتے ہیں۔ اسکے بعد استفتاء کے اندر کئے ہوئے سوالات کے جوابات کا بیان مجموعی طور پر اسکے ضمن میں آجائے گے۔

(۱) حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا ’ہم (اہل عرب) امی قوم ہیں کہ حساب کتاب نہیں جانتیں مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے (لفظ اتنا تین مرتبہ کہتے ہوئے آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں دومرتبہ بند کئے اور پھر کھول دے) اور تیسری مرتبہ میں (ہاتھوں کی انگلیاں بند کر کے پھر نو (انگلیاں کو کھول دے اور) انگھوٹھا بند کئے رکھا (جس کا مطلب یہ تھا کہ کبھی تو مہینہ ایک کم تیس دن ہوتے ہیں یعنی انتیس کا مہینہ ہوتا ہے) اور پھر فرمایا مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا (اور اس مرتبہ آپ نے تیس کا عدد بتانے کے لئے پہلے کی طرح تیسری مرتبہ میں انگوٹھا بند نہیں رکھا) یعنی پورے تیس دن کا ہوتا ہے آپ کا مطلب یہ تھا کہ کبھی تو مہینہ انتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے۔
بخاری ومسلم (مظاہر حق جدید جلد-۲ صف-۲۱۴)

(۲) حضرت ابوھریرۃؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھو اور چاند دیکھکر ہی افطار (یعنی عید) کرو لہذا (انتیسویں تاریخ کو) اگر ابر (وغیرہ) ہوجائے (اور رؤیت ھلال ثابت نہ ہو) تو شعبان کے مہینہ کو تیس دن کا قرار دو (اسی طرح رمضان کے مہینہ کو بھی اعتبار کرو) بخاری ومسلم (حوالہ کتاب مذکورہ)

(۳) حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان کی نیت سے)

الجامعة الاسلامية المتينية لطف العلوم صربارا
البريد : صهاتک. المضافات : سنام غنج بنغلاديش

জামেয়া ইসলামিয়া মতিনিয়া লুৎফুল উলুম চরবাড়া
পোঃ লক্ষীবাউর-৩০৮০, উপজেলা-ছাতক
জেলা-সুনামগঞ্জ, বাংলাদেশ।

Jamea Islamia Motinia Lutful Ulum Charbara
P.O: Lakkibawr, P.S: Chhatak
Dist: Sunamgonj, Bangladesh.

সূত্র ঃ Ref:.......................

তারিখঃ Date:.............................

روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اسی طرح روزہ اس وقت ختم نہ کرو۔ جب تک کہ (عید کا) چاند نہ دیکھ لو لہذا (انتیسویں شب یعنی انتیسویں تاریخ کو) اگر (گردوغبار اور ابر وغیرہ یا کسی اور سبب سے چاند نظر نہ آئے تو اس کا اعتبار کرو (یعنی اس مہینہ کو تیس دن کا سمجھ لو) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مہینہ کبھی تیس رات کا بھی ہوتا ہے جب تک چاند نہ اسلئے جب تک چاند نہ دیکھ لو (رمضان کی نیت سے) روزہ نہ رکھو اور اگر (انتیس تاریخ کو) ابر وغیرہ ہو (اور چاند نظر نہ آئے) تو تیس دن پورے کرو (یعنی تیس دن کا مہینہ سمجھو) بخاری و مسلم رح (کتاب مذکورہ)

اور المرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے "حتی یثبت عندکم رؤية هلال رمضان بشهادة عدلين او اكثر ويثبت بعدل واحد عند ابی حنيفة ايضا اذا كان فی السماء غيم، یعنی یہاں تک کہ تمہارے پاس رمضان کا چاند کی رویت دو عادل کی شہادت سے ثابت ہو جائے یا تو زیادہ شاہدین سے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک عادل شاہد کی شہادت سے بھی ثابت ہو جاتی ہے جبکہ آسمان میں ابر ہو۔

ان احادیث ثلثہ سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ مہینہ تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دن کا بھی۔ اسلئے چاند دیکھکر روزہ شروع کرنا چاہئے اور اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے چاند انتیس تاریخ کی شام کو نظر نہ آئے تو اس ماہ شعبان کو تیس دن پورا کر کے روزہ شروع کرے اسی طرح رمضان کو تیس دن پورا کر کے عید کرے 'مہینہ کبھی انتیس رات کا بھی ہوتا ہے' سے دراصل اس بات کی ترغیب دلانہ مقصود ہے کہ تیسویں شب یعنی انتیسویں تاریخ کو چاند تلاش کیا جائے چنانچہ علماء لکھتے ہیں کہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کو لوگوں پر واجب کفایہ ہے کہ رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کریں۔ (مظاہر حق جدید) نیز حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی تسویں شعبان کے دن بعد از زوال نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے (گزشتہ کل شام کو) رمضان کا چاند دیکھا آپ ﷺ اس سے اسلام کا اقرار لیکر بلالؓ کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ آئندہ کل سے روزہ رکھنا شروع کریں (کیونکہ آج روزہ رکھنے کی نیت کا وقت نہیں رہا) ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمیؒ (مشکواۃ شریف)

اس قسم کی تمام احادیث یعنی رسول کریم ﷺ وصحابہ وتابعین وتبع تابعین خصوصا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال وافعال وتقاریر سے چاند کے متعلق فقہاء عظام رحمھم اللہ نے استنباط کر کے اسلام کے سادہ طریقہ کو

الجامعة الاسلامية المتينية لطف العلوم صربارا
البريد : صهاتک. المضافات : سنام غنج بنغلاديش
জামেয়া ইসলামিয়া মতিনিয়া লুৎফুল উলুম চরবাড়া
পোঃ লক্ষীবাউর-৩০৮০, উপজেলা-ছাতক
জেলা-সুনামগঞ্জ, বাংলাদেশ।
Jamea Islamia Motinia Lutful Ulum Charbara
P.O: Lakkibawr, P.S: Chhatak
Dist: Sunamgonj, Bangladesh.

সূত্র : Ref:.......................

তারিখঃ Date:..............................

نہایت خوبی کے ساتھ مفصلا بیان فرمادیا۔
چنانکہ فقہاء حضرات بیان کرتے ہیں:
وقبل بلا دعوی وبلا لفظ اشهد وبلا حكم و مجلس قضاء لانه خبر لا شهادة الصوم مع علة كغيم وغبار. خبر عدل او مستور (قوله لانه خبر لا شهادة قال فى الهداية لانه امر دينى فاشبه رواية الاخبار قوله خبر عدل العدالة ملكة تحمل على ملازمة التقوىٰ والمروأة والشرط ادناها وهو ترك الكبائر والاصرار على الصغائر وما يخل بالمروأة ويلزم ان يكون مسلما عاقلا بالغا (بحر) در المختار مع رد المحتار ج ص ۱۲۳
یعنی رمضان کے چاند کے بارے میں اگر علت جیسا کہ ابر وغبار ہوتو ایک عادل شخص یا ایک مستور الحال (یعنی جسکا فاسق ہونا معلوم نہ ہو) اس شخص کی خبر مقبول ہوگی بغیر دعویٰ اور بغیر لفظ اشہد کے نیز بلا حکم اور مجلس قضاء کی کیونکہ یہ خبر ہے شہادت نہیں۔ ھدایہ میں کہا کہ شہادت اس لئے نہیں کیونکہ یہ امر دینی ہے۔ پس حدیث کی روایت کے مشابہ ہے اور عدالت ایک ملکہ یعنی نفس میں ایک کیفیت راسخہ ہے جو تقویٰ اور مروت کی ملازمت پر برانگختہ کرتی ہے اور عدالت سے مراد یہاں ادنی درجہ ہے اور وہ کبیرہ گناہ نیز صغیرہ گناہ پر اصرار اور جو چیز مروت میں مخل ہو ان سب کو ترک کرنا ہے اور لازم ہوگا کہ وہ مسلمان عاقل و بالغ ہو۔
ولا عبرة بقول الموقتين ولو عدولا على المذهب (اى فى وجوب الصوم على الناس) بل فى المعراج لا يعتبر قولهم بالاجماع ولا يجوز للمنجم ان يعمل بحساب نفسه وفى النهر فلا يلزم بقول الموقتين انه اى الهلال يكون فى السماء ليلة كذا وان كانوا عدولا فى الصحيح كما فى الايضاح. شامى ج-۲ ص ۱۲۵
یعنی اور موقتین و نجومی کے قول کے اعتبار نہیں اگر چہ وہ عدول ہیں مذہب (یعنی ظاہر مذہب) کے مطابق یعنی ان کے قول سے لوگوں پر روزہ واجب نہ ہوگا بلکہ معراج میں ہے کہ بالاجماع انکے قول کا اعتبار نہیں ہے اور منجم کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ آپنے حساب کے مطابق عمل کرے۔ نہر میں ہے کہ اگر موقتین یہ کہے کہ چاند فلاں رات کو آسمان میں ہوگا (نظر آئے گا) توان کے قول سے (عمل) لازم نہیں ہوگا اگر چہ وہ موقتین عدول ہوں صحیح مذہب کے مطابق

الجامعة الاسلامية المتينية لطف العلوم صربارا

البريد : صهاتك. المضافات : سنام غنج بنغلاديش

জামেয়া ইসলামিয়া মতিনিয়া লুৎফুল উলুম চরবাড়া

পোঃ লক্ষীবাউর-৩০৮০, উপজেলা-ছাতক

জেলা-সুনামগঞ্জ, বাংলাদেশ।

Jamea Islamia Motinia Lutful Ulum Charbara

P.O: Lakkibawr, P.S: Chhatak

Dist: Sunamgonj, Bangladesh.

সূত্র ঃ Ref:.......................

তারিখঃ Date:..............................

جیسا کہ ایضاح میں ہے۔

بنا بری یہ باتیں روز روشن ہوگئی کہ شریعت مطہرہ میں رویت ھلال کا ممکن وقت مہینہ کے انتیسویں تاریخ کے شام کو ہے اور برمیٹنگھم میں گزشتہ ۲۹ شعبان ۱۴۳۱ ھجری بروز منگل کے شام کو بادل کے ٹکڑوں کے گردیش میں چاند دیکھنے والے حضرات کی شہادتیں مقبول ہیں اور اس پر عمل کرنا لازم ہے جبکہ رویت ھلال رمضان کے بارے میں ایک مخبر کی خبر ہی مقبول ہے۔ ماشاء اللہ آپکے ہاں تو تین شاھدین ہیں اور سب کے سب مسلمان، عاقل، بالغ اور عادل برعادل ہیں۔ فلکی اھل فن ورصدگاہوں سے مفروضہ ینومون تھیوری کے حسابی نقشوں کی کسوٹی پر شاھدین کو جرح کرنا اور چاند دیکھنے کی شہادت کورد کرنا سراسر غلط ہے، خلاف شرع اور مردود ہیں فلہذا مرکزی شہر میں اگر چاند دیکھائی نہ دے تب بھی برمیٹنگھم کے دیکھنا ہی کافی ہے اس دیکھنے کے مطابق جنہوں نے روزہ نہیں رکھا انھیں قضاء کرنا لازم ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

الجواب صحیح

منظور احمد

مہتمم رکع مفتاح العلوم مدرسہ

کتبہ

محمد نورالدین

المجیب مصیب

(مفتی) محمد عبدالجلیل

(مفتی) محمد شہاب الدین

دار الافتاء

দারুল ইফতা